فرمان رسولان مبلغ صاحقہ مرفوع | توقیع خطاب آیت منشور محمدی | توریت وہم انجیل برافتخار جمیل | چون گشت علم رایت منشور محمدی

منشورِ محمدی

۱۲۹۹

نمبر ۳ | مطبوعہ ۲۵ محرم الحرام ۱۲۹۹ ہجری قدسی | جلد ۱۱

مثنوی عیش

منشور محمد وہ خدا ہے	جو خسرو کشور بقا ہے
عالم ہے قدیر ہے احد ہے	سلطان قلمرو ابد ہے
مالک رازق کریم خالق	عادل سامع مرید صادق
خلاق زمین و آسمان ہے	وہ غارس باغ کن فکان ہے
پیدا ہوے ایک لفظ کن سے	انہارہ ہزار عالم اوس کے
قندیل فلک بوجہ احسن	شمع مہ و مہر سے ہے روشن
شاہنشہ ملک بے مثالے	محبوب حریم لایزالے
دیہیم جلال فرق پر ہے	اورنگ قدم پہ جلوہ گر ہے
خالق ہر چیز کا وہی ہے	صنعت ہر چیز مین رکھی ہے
افعال حکیم لایزالے	ہوتی نہین مصلحت سے خالی
کیا لکھون ثنای ایزد پاک	ارشاد نبی ہے ما عرفناک
جب نعت نبی کا وقت آیا	خامہ نے ادب سے سر جھکایا
لولاک لما خلقت الافلاک	آیا ہے بشان شاہ لولاک

ای صل علی رسول امجد	سردار پیمبران محمد
جو اوسکی ثنا لکھون وہ کم ہے	خورشید عرب مہ عجم ہے
وہ افسر فرق انبیا ہے	محبوب جناب کبریا ہے
شاہنشہ کشور نبوت	آرایش مسند رفعت
سب پر شرف نبی عیان ہے	وہ علت غائی جہان ہے
ای خامۂ عیش لکھ بانصاف	منشور محمدی کے اوصاف
جب سے نکلا یہ رشک گلزار	نظرون مین ہے گرد جہان خوار
جو فضل و شرف اسے بجا ہے	ہمنام جناب مصطفےٰ ہے
نور رخ و پذیرہ اسلام	ماحی ملل ظہیر اسلام
شمس الاخبار آسمان پر	ہی پیش مسیح نیک اختر
کرتا ہے بقلب زار و نا شاد	منشور محمدی کی فریاد
چھپتے ہین صحیح سب کو تالیف	بے شبہے، اے صحایف
عمدہ خبرین نفیس مضمون	ہر لفظ ہے رشک در مکنون
برسال رو پذیرہ ہونے	اس گوہر بے بہا کو وہ کے

پر شرط ہے پستگی کی ہر بار
ہمال و مہ و روز و شب آبی
اس نظم کو کر بکتاب درج

مانگا ہے خدا سے یہ کہ اسکا
ہو اسکو بہت بڑی ترقی
توقیع محمدی رکھا نام

مثنوی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

نمونہ ہے تیکے دیکھ لیجے
جو اسکے خلاف میرے گواہ ہیں
یا خاک کو برتری فلک پر
شکوہ ہے تو اسمین کچھ بدی ہے
دعوت ہے طریق ابتدا کی
توحید ہے تخم یہ شجر ہے
ہر اک مضمون ہے تیغ بران
اس تیغ محمدی سے ایدل
اخفیہ یہ پرچہ مکرم
شایع ہوتا ہے دہ سہ کر
قیمت اسکی ہے سالیانہ
اسمین ہی خرچ ڈاک محسوب
لاکن قیمت یہ پیشگی ہے
حق پوچھئے گر تو صاف کہدون
یارب اسے نیچ نہاد ہماری
محفوظ رہون اس شر سے ہر آن
اس شر سے کہ بانیان رہے یہ دین کا
از روے ادب جو ہمنشین ہے

اپنی دل کا خواہ مخواہ
اب جنگ مین فرق دو گیا
شیطان کا کیا چلے ملک پر
اثبات رسالت نبی ہے
ترغیب ہے ملت ہدا کی
آسمان اسکا ہین شاہد عدل
تثلیث دو نیم ہے برہمن
حاسد ہے برنگ نیم بسمل
ہر عشر مین طبع ہو کے پیہم
بنگلور مین ای بنہ انتشر
خمس ابیض رائج زمانہ
پر کچھ نہین مشتری سے مطلوب
ما بور نچاہے کوئی شی
یوسف بکتا ہے کہو دیکھون
یہ پرچہ ہے ہمیشہ جاری
اسمین ہو وہ چرچہ اہل دین کا
دل نے کہا رہے چراغ دین کا

بقیہ مضمون مسئلہ تثلیث کی حقیقت ہے

تسیری ہی گر مسیح اور روح قدس اور خدا تینون ایک ہی خدا ہے جیونہا کوئی نہ تیا تو حضرت عیسی کے سر پر کیا بیت گئے ایک ایک کر مجدہ مین گر گر کر کسکی عبادت کی جس حالت مین کہ خود ہی خدا ہے تو نماز اور دعا کسکی حضور مین کرتے تھے کیا خدا خود ہی اپنی بندگی کر سکتا ہے

بندگی کرنا فعل بندہ کا ہے جو یا تو آقا کے حکم کی تعمیل کرنیکو یا اپنی طرف سے بندہ مولی کی خوشنودی کرنیکو کیا کرتا ہے کیا حضرت عیسی خدا الوہیت رکھنے کے باعث بموجب عقیدہ میسائیان بندگی اپنی ہی دل کو خوش کرنے کے لئے خود پرستی کرتے تھے اور کیا اگر وہ اپنی آپ ہی کی عبادت نہ کرتے تو بھی اپنی روح کو خفا ہو کر دوزخ مین ڈالدیتے نعوذ جو ایسا کرتے تو اوس عذاب سے کسکو تخلیف دیتا منتظر کیا اپنے آپ کو۔ آخاہ اب سمجھا یا غذر فشتاء مین ایک فوجی آفیسر صاحب کمشنر ہو کر حصار مین آئے انکی بنگلہ مین چڑیون نے شور مچایا حضرت نے چڑیون پر جرمانہ کیا مگر دیتا کون آخر حکم بجا لانے کے لئے اپنے آپ ہی پر اپنے جرمانہ کیا۔ واہ ری عقل تجھی تو چند روز بعد پاگل کر کے نکالدے گئے معلوم ہوتا ہے کہ صاحب ممدوح بھی تثلیث کے بے تھا دریا مین غوطہ لگا کر ایسے ایسے کام کیا کرتے ہے جبھی تو انکا مجنی اپنی عبادت آپ ہی کرے اور نہ کرنے پر آپ ہی اپنے تئین سزا دے تو بندے کیون نہ کریں۔

چوتھا گر عیسائی صاحبان کے باپ پیدا ہوئے اور بیاہ کر پہلے سے بیوی کو زندگی بخشنے سے حضرت مسیح کو خدا بنجانے تو مذکور مورد تو بہت بے گون خدا سے سر زد ہو چکے ہین مثلاً حضرت آدم اور نبی حوا یہ دونون میان بی بی بغیر والدین قدرت بھی تھے پیدا ہوئے ان کو بھی خدا کہیے کہ نہ حاشا کلا یہ تو محمد صاحب کے بہت زیادہ تر خدا کا بیٹا محمد صاحب سے بھی بہت حضرت عیسی تو اچھی تان مانی مریم نے تو بجز یوسف نجار کے پیٹ مین پورے نو مہینہ بمثل اور بچون کے رہے اور پیدا ہوئے وقت

انکی والدہ مکرمہ پر ساری آثار ویسے ہی ظاہر ہوئے جیسے کہ
اور عورتوں پر تولید کے وقت ظاہر ہوا کرتی
ہین اور حضرت عیسے مثل دوسرے بچون کے اول شیر خوار پھر
گذا ہلنین چلنے لایق پھر رفتہ رفتہ پیرون سے چلنے لگے اور تمام
نشو ونما اسیطرح پائے جسطرح دوسرے بنی آدم پاتے ہین
مگر برعکس اسکے حضرت آدم علیہ السلام ان تمام باتون سے
پاک وصاف رہے اسلئے لازم ہے کہ اول آدم علیہ السلام
کو خدا کا اکلوتا بیٹا تسلیم کرین۔ پھر دوسرے درجہ پر مسیح کو
سمجھین اسی طرح مردون کو جیتے نبیون نے زندہ کیا ہے
حضرت موسیٰ و الیشاع و حزقیل و ہارون و یشوعہ و نوح
و ابراہیم وغیرہ انبیا کی کرامات و معجزون سے کوئی انکار نہین
کر سکتا جنکی معجزون کا ثبوت خود بیبل مین جسکو ہر فرقہ
کے عیسائی کلام خدا جانتے ہین موجود ہے۔ پھر کیون جائین
اعمال الرسل مندرجہ انجیل یعنے نیو ٹسٹمنٹ مین خود پولوس
حواری کی نسبت اور حنا کی نسبت لکھا ہے کہ اونہون
نے مردے جلائے اور صدہا مریضون کو ایک اشارہ مین اچھا
کیا پھر ان لوگون نے کیا برائی کی ہے جو خدا کے بیٹے
سمجھے جائین چلئے کہ یہ سب نبی خدا کے بیٹے تصور ہون سب سے
بڑھکر ہمارے نبی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے بیٹے
مانے جائین جنکی معجزون کی تصدیق صدہا مرتبہ یہود و
نصاری نے کی ہے حتی کہ اونکی امت مین ہزارون
معجزے دکھلانے والی بزرگ موجود ہین اور ہو گذری
ہین۔ چنانچہ اس سلامت کے سب سے بہتر زمانہ مین فرقہ
محمدی کے بزرگون مین معجزے دکھلانے کی کرامت موجود
ہے جیسا کہ ذیل مین ناظرین کو کچھ حالات مشتہد

ابھی ایک فقرے ذیل سے انجا مفرح القلوب کی بعد
مین حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ کے جو دکانداری
کیا ہے ظاہر ہوتا ہے کہ جبکہ ہندوستان کے ہر شہر کا تمیز
جانیکا قصد رکھتے ہے مگر مشہد مین پہونچکر اونکی پاس
خرچ نہین رہا اسلئے مفلس ہو گئے کہ بھیک مانگنے لگے لیکن نیت
ان صاحبون کی راست تھی ایکروز کوئی بزرگ آدمی کا
بھیس بناکر ان کے پاس آئے اور اپنے خزانون کو دے
اور خرچ بھی۔ یکر کہا کہ مین شہر کاظمین مین تھے وہان
چنانچہ وہ زایر خوشی خوشی اس بزرگ کے ہمراہ۔ وانہو
دریا پر پہنچکر اوس نے ان سے کہا کہ مین اپنے خزانون تم
یہان نماز پڑھ لو یہ تو نماز پڑھنے لگے اور وہ حضرت غائب
ہو گئے رات بھر زایرون کو اون کا افسوس رہا صبح کو ناامید
ہوکر اپنے دانست مین واپس مشہد کی طرف ہو لی دور
چلے ایک باغ نظر آیا اوسمین جاکر دو عربون سے دریافت کیا
تو معلوم ہوا کہ شہر کاظمین یہی ہے۔ سبحان اللہ سبحان اللہ
اگر یہ معجزہ نہین ہے تو کیا ہے کئے دنون کا راستہ خواب
امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی برکت سے ایکدن مین طی ہو گیا اور خرچ
سفر اور سواری بھی مل گئی اسی طرح ہر ایک نیت صاف
والے مسلمان بشرطیکہ ایمان رکھتے ہون معجزہ دکھلا سکتے
ہین کوئی عیسائی صاحب بھی تو بتلاوین کہ کسی پادری
صاحب یا بشپ یا پوپ نے بھی اندنون کوئی معجزہ یا کرامات
اپنے معتقدون کو دکھلائے۔ پس اگر ہٹ دھرمی سے
معجزہ اور کرامات دکھلانے والون کو خدا کا بیٹا کہین تو ہزارون
نبی اور ولی خصوصاً پیر محمدی سے پیر و خدا کے بیٹے ہو سکتے ہین

راقم محمد مراد علی بیمار تخلص رئیس دولت پورہ۔ اجمیر

جاء الحق وزھق الباطل

اہل اسلام اور عیسائیان کلکتہ کا مناظرہ اور تین پادریون کا مسلمان ہونا

تجربے مرتبہ سے اک پادری مسمی رابرٹ مسین صاحب
کلکتہ سے یہان آئے ہوے تھے اور اہل اسلام سے
نہایت شوق مناظرہ رکھتے تھے اتفاقاً ایک روز
جناب حافظ نعمت اللہ صاحب سے ملاقات ہوگئی اثنائے
گفتگو مین پادری صاحب نے شوق مناظرہ ظاہر فرمایا
حافظ صاحب نے مناظرہ کا نام سنتے ہی نہایت خوشی
سے منظور فرمایا اور پادری صاحب سے ماحصل کلام یہ
کہ اگر آپ نے یہ کلمہ زبان سے نکالا تو پختہ وعدہ فرمالے
پادری صاحب نے کہا وعدہ کیسا مین لکھے دیتا ہون
چنانچہ بعد گفتگوے بسیا یہانتک پختہ تحریر ہوگئی کہ جو
مناظرہ مساکت یعنے لاجواب ہووہ اپنا مذہب ترک
کرکے فوراً دوسرے کا مذہب اختیار کرے۔ الغرض
جب پختہ تحریر ہوچکی تو یہ بات قرار پائی کہ ۳۰
نومبر روز چہارشنبہ کو دہرم تلے کے قریب میدان
مین تین بجے سہ پہر کے وقت مناظرہ ہو اور اک
اشتہار عام قاضی واعظ الدین صاحب کی طرف سے
اس مضمون کا مشتہر کیا گیا کہ جائے معینہ پر بوقت
مقررہ بالا اہل اسلام اور عیسائیان کلکتہ مین مناظرہ
ہوگا شائقین دین متین کو لازم ہے کہ تین بجے سے
پہلے تشریف لاوین اس اشتہار کے دیکھتے ہی ہزارون
کے دل مین شوق پیدا ہوا اور روز معینہ دو
بجے سے پہلے قریب چار ہزار آدمیون کا وہان جمع ہوگیا
اور چار بجے تک پہونچتے پہونچتے سات ہزار آدمیون کا مجمع ہوگیا
پادری صاحب نے (جو یہان کے تمام مشنریون کے مختارین)
قریب روانہ ہونے کے حافظ نعمت اللہ صاحب کو خبر دی
کہ آپ طیار رہین ہم پادری وارث مسین کو اپنے
ساتھ لیکر آتے ہین اس خبر کے سنتے ہی جناب
حافظ نعمت اللہ صاحب و جناب مولوی رحیم بخش صاحب
جاے مینہ پر تشریف لے گئے اور بخیال مزید احتیاط
(کہ شائد پادری صاحب کسی مقام ثبت سے انکار کرین۔)
اپنے ساتھ چند مختلف کتابین بھی لیتے آئے اور تشریف
لاتے ہی وعظ و نصاری شروع کردیا اپنے برادران
دینی کو سمجھاتے رہے اور فرمایا کہ صاحبو تم مین سے کوئی
غل نہ کرے اگرچہ کوئی ہمکو برا بھی کہے تو آپ سب
صاحب خاموش رہین خلاصہ یہ کہ دو گھنٹے تک وعظ
و پند فرماتے رہے کہ اتنے مین پادری صاحب کی
آمد آمد ہوی اور قریب ۵ بجے کے پادری وارث مسین
صاحب معہ بڑے پادری صاحب اور دو تین یورپین
اور چند ہندوستانی پادریون کے تشریف لاے اور دیر
منٹ تک باتین کرتے رہے بعدہ پادری وارث مسین
صاحب نے ایک کرسی پر کھڑے ہوکر (جو وہان خاص
اسیواسطے رکھی گئی تھی) فرمایا کہ حافظ صاحب سے
اور مجھسے یہ بات قرار پائی ہے کہ ہنگام مناظرہ
دونون مناظرون کے درمیان کوئی نہ بولے اور اگر
کسی عیسائی بھائی کو کچھ کہنا ہو تو چپکے سے میرے کان
مین کہدین اور اگر کسی محمدی بھائی کو کچھ کہنا ہو تو
حافظ صاحب کے کان مین کہدین پادری صاحب

اتنی بات فرماکر کرسی سے اوتر آئے پھر حافظ صاحب نے کرسی پر کہڑے ہوکر اسی مضمون کا اعادہ فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ اول اعتراض ہمارا پادری صاحب سے الوہیت کے بارے مین ہے پادری صاحب اس مسئلہ کو بیبل سے ثابت کرین۔

پادری صاحب نے ثبوت الوہیت مین اول یہ دلیل پیش کی کہ حضرت عیسےٰ بے باپ کے پیدا ہوے اور اب تک چوتھے آسمان پر خدا کے داہنے ہاتہ پر بیٹہے ہین چنانچہ اہل اسلام کو بہی اس امر سے انکار نہین۔

جب پادری صاحب اپنی اس دلیل کو بڑے زور شور سے بیان کرچکے تو حافظ صاحب نے ان کے جواب مین فرمایا کہ اگر بے باپ کے پیدا ہونا خدائی کی دلیل ہے تو حضرت آدم اور ملک صدق کو بہی بموجب بیبل کے خدا سمجہنا لازم آتا ہے جیسا کہ کتاب پیدائش کے پہلے باب کی ستائیسوین آیت سے ظاہر ہے کہ آدم کو خدا نے اپنی صورت پر بنایا اور ملک صدق کا حال (جسکا نہ اول نہ آخر عبرانیون کی ساتوین باب آیت ایک دو تین اور کتاب پیدائش کے چودہوین باب آیت بیسوین مین موجود ہے) رہا آپکا یہ ارشاد کہ مسلمانون کو بہی اس امر سے انکار نہین تو جناب من یہ مسلمانون ہی کے بدولت ہے اور انہین کے طفیل یہ مضمون آپ بیان کر رہے ہین کہ حضرت عیسےٰ چوتہے آسمان پر ہین ورنہ آپکے یہان تو صاف لکہا ہوا ہے کہ وہ سولی دیے گئے اور زمین مین دفن کیے گئے دیکہو لوقا کی باب تیسوین تیرہوین آیت (معوذ باللہ) بلکہ وہ ملعون ہوکر جہنم مین تین دن رہا ہے۔

پھر پادری صاحب کہڑے ہوے اور فرمایا کہ آدم اور ملک صدق کا حال سب تسلیم۔ مگر فرزند کا لفظ ان کے واسطے نہین آیا۔ حضرت عیسیٰ کو خدا نے اپنا فرزند کہا ہے اور حضرت موسیٰ اور حضرت ابراہیم علیہم السلام بڑے بڑے جلیل القدر نبی تہے مگر خدا نے انکو خطاب فرزندی کبہی نہین دیا پس یہ بہی ہماری بڑی دلیل ہے کہ عیسےٰ خدا ہے۔

حافظ صاحب نے فرمایا کہ اگر یہی دلیل ہے تو ہم تم سب گویا خدا ہوے کیونکہ بیبل مین سبکی لئے خدائی کا لفظ موجود ہے دیکہو یوحنا کا دسوان باب چونتیسوین آیت۔ مینے کہا کہ تم سب خدا ہو اور کتاب خروج کا ساتوین باب آیت پہلی۔ پہر خدا نے موسیٰ کو کہا کہ دیکہہ مینے تجہے فرعون کے لئے خدا سا بنایا اور تیرا بہائی ہارون تیرا پیغامبر ہوگا اب رہا عیسےٰ کا لفظ اسکا حال بہی سن لیجئے دیکہئے عبرانیون کا پہلا باب چہٹی آیت۔ آدم خدا کا پہلوٹا بیٹا۔ پہر حضرت یعقوب خدا کے پہلوٹے بیٹے کتاب خروج باب چوتہا آیت بائیسوین۔ پہر حضرت داؤد خدا کے بڑے بیٹے اور ۸۹ زبور آیت ساتوین پہر حضرت سلیمان خدا کے بیٹے اور کتاب اول تاریخ باب ۲۸ آیت نوین و دسوین پہر تمام بنی اسرائیل خدا کے فرزند اور کتاب استثنا باب چودہوان آیت پہلی پہر تمام عیسائی خدا کے فرزند۔ رومیون کا اقرار نامہ باب سولوین آیت پہر ہر خاص و عام خدا کے فرزند ہیں۔ پہلا باب انہارہوین آیت اور ساتوان گیارہوین

آیت یہان تک کہ گمراہ ہی خدا کی فرزند یسعا نبی تھا ان
باب آیت پہلی اسمین ہی حضرت عیسیٰ السلام کی کچھہ
تخصیص نہین ہے حافظ صاحب یہ جواب دے کے کرسی
سے اوتر آئے۔

پھر پادری صاحب نے کرسی پر کھڑے ہوکر نہایت زور
شور سے یہ آخری دلیل بیان کی کہ حضرت عیسےٰ نے
مردون کو زندہ کیا اور کوڑہیون کو اچھا کیا۔
پس اس سے زیادہ اور کیا دلیل ہوگی چنانچہ ایل اسلام
بھی اسکے مقر ہین۔

حافظ صاحب نے جواب دیا کہ اگر مردے کا زندہ کرنا ہی
خدائی کی دلیل ہے تو ملاحظہ فرمائے کہ اول سلاطین
کے سترہوین باب چوبیسوین آیت مین لکھا ہے کہ حضرت
الیاس نے ایک مردہ لڑکی کو زندہ کیا اور اول سلاطین
کے دوسرے باب مین لکھا ہے کہ حضرت الیشع نے ایک
عورت کے بیٹے کو زندہ کیا اور یہ لڑکا انہین کے
معجزے سے اوس عورت کے یہان پیدا ہوا تھا۔
اور اسی کتاب کے چھٹے باب مین ہے، کہ ایک مردہ شخص یعنے
کوڑہی کو بھی اچھا کیا۔ بلکہ دوسرے سلاطین کے تیرہوین
باب دوسری آیت مین لکھا ہے کہ حضرت الیشع کی ہڈیون
نے بہت سے مردے زندہ کئے اسی طرح حضرت
حزقیل نے پرانی ہڈیان جمع کرکے ان کو زندہ کیا تھا
اب فرمائے کہ اسمین حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی کیا تخصیص
رہی۔

اسپر پادری عنایت اللہ صاحب (مشہور بحر عیسیٰ)
نے جو وہان موجود تھے، حضرت یسعا اور حضرت الیاس
کے مردے جلانے انکا کیا مگر مولوی رحیم بخش صاحب نے بیچ
انہاکے وہ مقام دکہا دیا بلکہ بہان جہان ان کو شک
ہوتا تہا مولوی رحیم بخش صاحب بیچ سے دو مقام دکہا دیتے
تھے۔ حتی کہ اسی بحث مین شام ہوگئی اور کوئی دعوی
الوہیت حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا پادری صاحب بیچ سے
ثابت نہ کرسکے۔ تو مولوی صاحب نے پادری صاحب سے
فرمایا کہ اب حسب وعدہ آپکو کچھ گنجایش باقی نہین۔
کیونکہ آپ کو بلکہ جملہ حاضرین کو حق و باطل سب معلوم
ہوگیا۔ ہان اگر آپ کو کوئی اعتراض اسلام کی نسبت
ہو تو فرمائے۔

اس سے جواب مین پادری صاحب نے کہا کہ مجھے اب اعتراض کی
کچھ گنجایش نہین اور بموجب وعدہ جملہ حضار کے روبرو
مسلمان ہوتا ہون پادری صاحب کا یہ قول سننے سے
خر عیسےٰ بہت چکرائے اور کہنے لگے کہ اسکا کچھ اعتبار
نہین کیونکہ یہ دوبرس سے عیسائی ہوا ہے اور اسے دلائل
بہی بخوبی معلوم نہین الغرض بہت باتین بنائین مگر
کیا ہوتا تہا اپنا سا منہ لیکر نہایت خفت کے ساتہ
چلے گئے اور ارادہ تو یہ بہی معلوم ہوتا تہا کہ کچھ دنگہ
وفساد کرین گے مگر پولس کا انتظام بخوبی تہا ماسوا اسکے
اور بہی چند یورپین صاحبان موجود تہے کچھ بنائی
نہ بنا سوائے اسکے کہ چپکے چلے گئے۔

خلاصہ یہ کہ پادری وارث حسین صاحب (جو سوروپیہ
ماہوار کے ملازم تہے) مع اور دو ہندوستانی پادریون
کے جو ان کے ساتہ آئے تہے قبول دین اسلام پر راضی
ہوئے اور مولوی حافظ نعمت اللہ صاحب ان تینون

یا دریون کو کلمہ اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد
ان محمد رسول اللہ پڑہایا اور نہایت خوشی کے ساتھ
ہر خاص و عام سے گلے لگایا۔ مولوی صاحب ممدوح نے ان کے
لئے دعائے خیر فرمائی جملہ حاضرین محفل نے آمین کہی جس سے
نہایت رونق اسلام نمایان ہی بعد اسکے لوگون نے
کچھ زر نقد بھی اس عرس سے دیا کہ یہ مباحثہ ایک کتاب
کے طور پر مطبع ہو کر مشتہر کیا جاوے اور یقین ہے کہ جلد تر
جناب مولوی نعمت اللہ صاحب اس مباحثے کو قلمبند فرما کے
عام طور پر مشتہر کرینگے اس طور سے ہر خاص و عام کو
مباحثے کے حالات بخوبی معلوم ہو جاوینگے۔
ہم بھی جناب مولانا ے ممدوح کو اس امر کی مبارکباد
دیتے ہین اور دعا کرتے ہین کہ خداوند تعالی اپنے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دین متین کو روز افزون
ترقی عنایت کرے۔ آمین ثم آمین۔

کلکتہ

ہمارے ایک دوست بعد نماز مغرب جب مسجد سے باہر آئے تو
ایک کرسچن عورت کو دیکھا کہ نمازیون سے پانی دم کرانے
کے لئے کہڑی ہے اتنے مین اک کرسچن مرد بھی ادہر سے
گذرے اور اپنی ہم مذہب عورت کو دیکھکر پوچھا کہ یہان
کہڑے ہونے سے کیا واسطہ اوسنے جواب دیا کہ پانی پڑہوانے
کے واسطے۔ کرسچن صاحب نے فرمایا کہ او تمہارا عیسی
مسیح کافی نہین عورت نے جواب دیا کہ واہ ابھی بندہ
کے روزمرہ کاموں سے تم لوگون نے مقابلہ کیا تھا پھر کیا
بدلیا سوائے اسکے کہ تین کے پادری مسلمان ہو گئے۔
اور تم سب بھاگتے نظر آئے یہ سنتے ہی کرسچن صاحب

عاشق مزاج پادری

بہت کم سنا ہوگا کہ پادری خصوصا جوان والا ہو کسی عورت
کو لیکر غایب ہو جاے ایک پادری لندن لوگر جا گھر سے ایک
خوبصورت لیڈی کو لیکر بھاگا سب سے بدتر یہ امر ہے
ہے کہ جیسے پادری کی شادی ہوی زن و شوہر خوش و خرم
رہا کرتے تھے اس پادری نے ایک دوست لندن کو لکھا
کہ میرا تعاقب فضول ہے اسلئے کہ جس لیڈی کی مین
حفاظت کر رہا ہون اوسکو مین اپنی حفاظت سے نہ
چھوڑونگا ہم خوب سمجھتے ہین کہ اس خبر کے مشہور ہونے
سے کیسی حیرت اور تشویش پھیلی ہوگی۔ انجمن پنجاب

خط

مخدوم و مکرم بندہ جناب مولوی محمد شریف صاحب دام عنایتکم
بعد سلام کے عرض ہے کہ مضمون مندرجہ ذیل کو از راہ
مہربانی چھاپ دیجئے۔
اخبار نور افشان مطبوعہ ۴ اگست ۱۸۸۱ء مین
ایک مضمون جسکی سرخی یہ ہے نظر پڑا (خاتمہ عدم
ضرورت قرآن) اس عبارت کے معاینہ سے ایک قسم کا
تعجب پیدا ہوا اگرچہ فرصت نہ تھی لیکن ایسے فقرے کو
جسکے چند معنے ہو سکتے ہین دیکھکر بے ساختہ طبیعت نے
چاہا کہ اور بھی دیکھے بادی النظر مین اس فقرہ کے
یہ معنے خیال مین آئے کہ شاید عدم ضرورت القرآن
کسی صاحب کا نام ہے جنکا خاتمہ درج اخبار ہے۔
لیکن عبارت سے یہ مضمون مترشح نہ تھا بلکہ دین
محمدی کی تردید مذکور تھی اگرچہ ایسے تحریر محتاج

جواب تبھی ایک کلام دوسرے کلام کے رد کو کافی ہے الا بمنظر نمایش عوام مقصود سے تعرض کیا گیا وہینا اشرع فی المقصود اقول اول اس فقرے کی معنے ارشاد فرمائے کہ آیا عدم ضرورت قرآن کا خاتمہ ہے یعنے دو دلائل جو عدم ضرورت قرآن مین پیش ہو سکتی ہے تمام ہو چکے۔ اور اگر اس لفظ خاتمہ سے اضافت عدم کی طرف ہے تو ارشاد فرمائے کہ عدم کا خاتمہ کیا ہے۔ عدم کس شی کا نام ہے ختم عدم وجود ہوتا ہے۔ کیون نہ ہو در دہن گور کا حافظ نباشد انسان حق کو ہزار طرح چھپائے الا کب پوشیدہ رہ سکتا ہے۔ اگرچہ مقصود جناب بطلان مذہب اسلام و قرآن ہے تاہم زبان سے حقیت کا اقرار ہے سہ برین عقل و دانش بباید گریست۔ پادری صاحب نے زور و شور سے بیان فرمایا ہے (کہ بیانات قرآنی سے ان مذاہب سے موافقت اس امر کو ثابت کرتی ہے کہ قرآن انتخاب ہے) سبحان اللہ کیا فہم ہے۔ پھر دعوے ہمہ دانی ذرا غور کرنا چاہئے کہ اصل عقیدہ مسیح جو بمنزلہ علت غائی کے ہے عیسے مسیح کا بیٹا ہونا ہے جسکے معترف صاحب خود مقر ہین اور قرآن شریف مین سورہ اخلاص سے ظاہر ہے کہ خدا کا بیٹا بھائی کوئی نہین ہو سکتا ہے وہ بری ہے شرک سے آپ کا وہ عقیدہ کہ عیسی خدا کا بیٹا ہے اور کہان یہ عقیدہ کہ خدا بری ہے ایسے امور التسلی ہر فرد بشر اس امر کو خوب جان سکتا ہے کہ یہ دونون عقیدے ایسے متضاد ہین پھر یہ کہنا کہ آیت عقیدہ جو ہے دوسرے عقیدہ کی ایسی بات ہے کہ ظہارت کو جو نجاست یا روشنی کو داخل تاریکی کہا جاوے اول تو ہی خیال کر لیا ہوتا پھر قلم اونچا یا ہوتا ناحق کاغذ سیاہ کیا اور بے فائدہ۔ پادری صاحب نے جب یہ خیال فرمایا ہوگا کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہے اہل اسلام خدا کو خالق اشیاء کہتی ہین نہ اب جیسے تو لفظ اب کی تعریف شروع کی کہ باپ سے مراد خالق ہے یہ کون سا محاورہ ہے کہ جو کوئی چیز بنا دے اسکو آپ حقیقی کہدین یہ امر کہان سے ایجاد کیا گیا ہے عجب افترا ہے جو ساری دنیا کو متہم کرنا ہے اگر یہ بات ہے تو معمار کو مکان کا باپ کہدین۔ کو سلمنا اگر اب بمعنی خالق ہے تو عیسے کو کیا خصوصیت ہے ساری دنیا اسکی اولاد ہے سب سے ایک سا ان برتاؤ کرنا چاہئے ورنہ باپ پر الزام آتا ہے۔ وتعالی اللہ عن ذالک علوا کبیرا۔ فرمائے کہ حضرت عیسی کو باعتبار انبیت کیا خصوصیت ہے کہ آسمان پر تشریف لے گئے اور سارے مخلوق سے افضل قرار دیگئے۔ ہر شخص آسمان پر جا سکتا ہے ثانیا جب لفظ باپ کے معنے خالق قرار پائے تو فقرہ جناب کلوتے بیٹے) کیا معنے ہین۔ کیا کلوتا بیٹا وہ ہے جس کے کروڑون بھائی ہون۔ اگر یہی عقل باریک بین ہے تو قدر دانی عالم بالا معلوم شد۔ فقرہ ثانی پر غور فرمائے۔ (جو روح القدس سے پیٹ مین پڑا) اسکی یہی تشریح فرمائے کہ آیا ساری مخلوق کا خالق اسطرح ہے کہ روح القدس اوسکی مان کے شکم مین آ کر نطفہ قرار دیتا ہے یا حضرت عیسے کی ہے خصوصیت بر تقدیر اولی لفظ اکلوتا چہ معنے دارد۔ بر تقدیر ثانی چند خرابیان واقع

ہوتے ہین اول تو کہ خدا خلق ہی بطریق مخلوق ہوا اور
نسبت ہر اک سے مساوی ہوتا پس آپ جو تحریر فرماتے
ہین کہ مسیح نے تعلیم دی (ای ہمارے باپ) معلوم ہو
کہ مسیح کا کلام لغو اور مہمل ہے کہ وہان تو خدا سب کا
باپ تہا یہان حضرت عیسیٰ کی خصوصیت ہو گی اب
ارشاد فرمائے کہ آدمی کسے کہتے ہین آیا آدمی کسی جسم
کا نام ہے یا ہوای چیز کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام محض
ہوائی چیز تہے یا کوئی جسم ہی تہا اگر یہ ارشاد ہو کہ حضرت
عیسے علیہ السلام ہوائی چیز تہے تو یہ بہی تشریح فرمائے کہ صلیب
پر کون چڑہا اور دفن کون ہوا اور تکلیف کسنے برداشت
کی معلوم ہو کہ سارے باتین ہوائی ہین معاذ اللہ نہ حضرت
عیسے تہے نہ دفن ہوے نہ صلیب پر چڑہے لاچار یہ تسلیم کر
کرنا پڑیگا کہ حضرت عیسی ایک جسمی مجسم تہے جب یہ تکالیف
برداشت کین۔ اب فرمائے کہ آدمی کس چیز کا نام
ہے ہر شخص جانتا ہے کہ آدمی جسم نامی حاس متحرک
بالارادہ کو کہتے ہین۔ صفات مفصلہ بالا مین سے کونسی
صفت حضرت عیسی مین مفقود تہی تاکہ آدمیت سے خارج
تصور کئے جائین۔ بلحاظ امور مرقومہ بالا حضرت عیسے انسان
مین کچہ تامل نرہا اور خود پادری صاحب کے کلام سے
ثبوت کلی ہو گیا۔ اب تحریر شریف صفحہ ۴۴۲ کالم ۳ سطر
۲۷ ناظرین ملاحظہ فرماوین اور لیاقت و قابلیت
پر ہزار ہزار آفرین کرین فقرہ جناب ناظرین
ہے (مسیح نے فرمایا ہے کہ اگر آدمی پانی اور روح سے
پیدا نہووے تو وہ خدا کی بادشاہت مین داخل نہین
ہو سکتا۔ اب فرمائیے کہ بقول آپکے مسیح کے خلقت پانے

اور روح سے ہے یا روح القدس سے بالا و اسطہ اور معرفت
جیسے خدا کی بادشاہت مین داخل ہے یا خارج۔ تحریر
سابق سے ظاہر ہو چکا کہ مسیح آدمی تہے پر خلقت سے
مثل انسان کے ہوگئے کوئی ذیعقل اسبات کو باور نہین
کر سکتا ہے اور نہ یہ امر ممکن ہے کہ ایک سے دوسرے
کی مذہبی اور مثل ہے کیا آپکے نزدیک دن اور
رات۔ گمراہی اور ضلالت جمع ہو سکتی ہین خلاصہ یہ
کہ اکثر آفات جو مذہب اسلام پر آئے گئے ہے تمامہ
اپنی ہی تحریر سے خود اپنی اوپر وارد کرے زیادہ
لکھنے کی کیا ضرورت ہے اسوقت پادری صاحب کے کلام
کی تمثیل ایک شعر سے دیکر ختم کرتا ہون شعر

لوگو مرے مجنون کو کوئی چرخ پہ ڈہونڈہو
لیلے کی یہ فریاد ہے کلکتہ مین سب سے

ناظرین اس شعر کی مشابہت کلی پادری صاحب کے کلام
سے پاوینگے۔ باقی آیندہ راقم محمد غفور نجف از میرٹھ

ترقی خواہ طریقہ محمدیہ جناب محمد شریف صاحب۔ دام عنایتکم۔
تسلیم یہ دس قطعہ سوال مفصلہ ذیل ارسال خدمت شریف
ہین امید کہ اخبار منشور محمدی کے کسی گوشہ مین جگہہ دیکر
حضرت پولوس و عیسائیان ہند تک پہونچا دیجئے اور ان
حضرات سے امید ہے کہ سوالات مفصلہ ذیل کو بخوبی غور
فرماکر نوکری کا فرض ادا نہ کرکے پاسداری دعوے
دینداری سمجہکر انصافاً جواب تحقیقی کتب مقدسہ سے
زیب فرماکر اپنا نور افشان یا کوکب ہند مین چہپوا دین
کمال عنایت اونکی مرے حال پر ہوگی ورنہ سمجہا جائیگا

کہ مذہب عیسوی محض مبنی دروغ بازی ہے بنانے عمرات
نے مثل اپنے گمراہ کرنے خلق کے دام پھیلایا اور خیال
ہے کہ میں کتاب باصواب جواب تحریر کرین نشان
صداقت ہو اور وہ کتاب الہامی و کلام الٰہی
ہو نام مصنف بدلایل عقلی و نقلی پایہ ثبوت کو پہنچے
ہو فقط ۱ خدا کا بھی کوئی خدا ہے یا نہین ۔
۲ خدا مین صفت شناسے پائے جاتے ہین یا نہین ۳
خدا ظالم ہے یا عادل ۔ ۴ خدا مخلوق پر غالب ہے
یا مخلوق ہے مغلوب ۵ خدا ہر وقت حاضر و ناظر ہے
یا نہین ۶ خدا مین صفت عالم الغیبی ہے یا نہین ہے
خدا کاذب ہے یا نہین ۸ خدا صاحب ازدواج ہے
یا نہین ۔ ۹ خدا دھوکہ باز ہے یا نہین ۱۰ خدا
دو بار یا سہ بار یا زائد بار پیدا ہوا ہے یا ہو سکتا ہے
یا نہین ۔ راقم مژدہ عیسائیان عبد المجید بسلون

اجمیر

اجمیر مین عین عاشورہ کے دن ایک معزز ہندو تائید
غیبی سے درگاہ شریف خواجہ صاحب مین مشرف باسلام ہوا۔
الحمد للہ ۔

جواب نور افشان نمبر ۳۹ جلد ۹ صفحہ ۳۱۱

واضح ہو کہ ہماری ذمہ بحسب تحریر نور افشان کا جواب مرقوم نہین
مگر چونکہ صاحب نور افشان نے جواب ہیرام صاحب از روے
ظلن ہماری اوپر حوالہ دار کیا ہے۔ شاید اونہون نے کسی غلط فہمی کے
بنا پر ایسا خیال کیا ہو اس لئے ہم نے ضرور سمجھا کہ اس
سے متعلق کچھ لکھین ۔ قولہ ایک اور طرفہ یہ ہے کہ سایل صاحب
فرماتے ہین کہ مسیح دل چہارشنبہ کے بعد زندہ رہا الخ اقول

بحمد اللہ جواب سایل نامہ سے بکلی کہیں کہ ہمارا
کہیں بھی دل چہارشنبہ کا ذکر نہ ہیرام صاحب کے تحریر مین اور نہ
مسترد صاحب کو الہام ہوا یہ صرف نور افشان کا الہام ثابت
یہ ظاہر ہو کہ ہم اس مسیحی کو کہ مسیح روح القدس سے الہام ہوتا ہے
تصدیق الکتاب صفحہ ۲۲ سطر ۲۰ مقام ادب سے دل چہارشنبہ
کی تہمت ہیرام کو لگانا بہتان ہے ۔
قولہ ہمکو اسبات کا کامل یقین ہے کہ علم و ہنر کسی پاک کلام کے
خلاف نہین ہو سکتا ۔
اقول یہ فقرہ دیکھا چاہئے کہ کیا رنگ کاغذ پر بین بنے
ادب سے صاحب نور افشان کی خدمت مین عرض پرداز ہون
کہ حسب قاعدہ اختراعی جناب کے امر دریافت کرتا ہون
امید کہ جواب سے محروم نفرمائین اول یہ کہ بقاعدہ علم
طب چنانچہ آپ ہی جواب ہیرام صاحب قواعد علم طب
کے پابند رہے ہین ۔ اب یسوع مسیح کی پیدائش یون
ہوی کہ جب اسکی مادر مریم منگنی یوسف کے ساتھ ہوی تو
ان کے اکٹھے آنے سے پہلے وہ روح القدس سے حاملہ پائے
گئے متی ۱ ۔ ۱۸ ۔ اب پیدائش حضرت مسیح براہ عنایت
بقاعدہ علم طب پاک کے مطابق مفصلاً مشروحاً
بحوالہ کتب علم طب تحریر فرمائے اور اگر پیدائش حضرت
مسیح روح القدس سے بھی جائے تو کتب نامہ حضرت مسیح
بر حضرت داؤد حضرت ابراہیم تک مندرجہ متی باب
اول بھی غلط ہو جائیگا اور جو پیدائش انکی انسان
سے تصور کیجائے تو روح القدس سے ہاتھ انہانا پڑیگا ۔
دوئم از روے علم جغرافیہ ۔ اور مین نازل ہوا ہون کہ
انہین مصریون کے ہاتھ سے چھڑاؤن اور اس زمین سے

نکال کے اپنی وسیع زمین مین جہان دودہ اور شہد موجزن مارتا ہے ۔ اور مین نے کہا ہے کہ مین تمہیں مصریون کے تکالیف سے کنعانیون اور حیتیون اور موریون اور فرزیون اور حویون اور یبوسیون کے زمین مین جہان دودہ اور شہد بہتا ہے نکال لاؤنگا خروج ۳-۸ و ۱۷-۔ یہ مقام جہان شہد اور دودہ موجزن مارتا ہے بمطابقت پاک کلام جغرافیہ سے نشان دیجئے تیسری تثلیث کو علم معقول سے ثابت کر دکھائیے ۔ چوتھی اور پانچوین علم ہیئت جسکا ذکر عنقریب نور افشان مین درج ہو چکا ہے ۔ دے بادشاہ سے پسنکر روانہ ہوے اور دیکھو وہ ستارہ جو اونہون نے پورب مین دیکھا تہا ان کے آگے آگے چل رہا متی ۲-۹ ۔ مجوسیون کے آگے چلنا ستارہ کا بحوالہ کتب علم ہیئت پاک کلام کے مطابق کرکے تحریر کر دیجئے مین نہایت ممنون ہونگا فقط ۔ راقم عبد المجید سلون

عدم ضرورت قرآن شریف کی راقم کی عدم واقفیت بیبل سے

اخبار نور افشار نمبری ۲۴ جلد ۸ صفحہ ۱۸۹ بابت مغالطہ پرستی قرآن شریف اور بیبل کا مقابلہ کرسے بغیر سوچے سمجھے تحریر کر دیا قول جسمال کہ بائیبل مین یہ باتین موجود نہین تو اس تکرار قرانی کی کیا حاجت تہی اقول افسوس صد افسوس اے ریٹ دہرمی تیری بلہاری پادری ٹہاکر داس کے خرافات تحریر کرتے وقت اپنی گوش و ہوش مین روی دیدے اور بائیبل کا چیخنا چلانا نہ سنا کہ وہ بیچاری آہ مارکر پکار فریاد کرتی رہی کہ بیشک پہلی مین ایسی ہتی جیسی ٹہاکر داس نے تحریر کیا مگر مجہ کو تو جلسا زون اور خود غرضون نے جا بجا تبدیل بدل و کمی بیشی کرکے بے اعتبار کر دیا اب وہ صفت مجہ مین نہین رہی صفائی کے محتاج ہو گئے کسی مصلح کی ضرورت آن پڑی اور اوسکی ثبوت اور ٹہاکر داس کے سکوت میز میر ایک دریس دیکہ لو ۔ نہو کہ تم آسمان کی طرف آنکہین اوٹہاؤ اور سورج اور چاند کو اور ستارون کو بلکہ آسمان کی ساری فوج کو دیکہو اونہین سجدہ کرو اور انکی بندگی کرنے کے لئے اکسائی جاؤ جنہین خداوند تمہارے خدا نے قوموں کے واسطے عنایت کیا استثنا ۲-۱۹ ناظرین باانصاف ملاحظہ فرمائیں کہ لفظ عنایت کیا جو آخر دو جگہ ہے یہ لفظ اسرو حدہ لاشریک کے جانب سے اپنی مخلوق کے حق مین معلوم نہین ہوتا ہے کیونکہ سب مخلوق خدا کے بندے ہین وہ کب چاہیگا کہ بعض بندے میرے سورج کی پرستش کرین اور بعض چاند کو سجدہ کرین اور بعض ستارون کو پوجین اور بعض خاص میری عبادت کرین یہ لفظ حامیان بیبل کی بناوٹ ہے اور جو خدا نے اور قوموں کی پرستش کے لئے سورج اور چاند وغیرہ کو بنایا اور بنی اسرائیل کو خاص اپنی عبادت کا حکم دیا تو وہ فرمانا نہین ہو سکتے اور جب ایک قوم بموجب مرضی و حکم خدا کے سورج وغیرہ کی پرستش کرے تو بیبل کا ہونا نہ ہونا یکساں ہے کوئی فائدہ بیبل سے حاصل نہ ہوا اور حضرت موسیٰ و حضرت یوشع وغیرہ انبیاء علیہم السلام کافرعون اور کفار مجاربت پرست وغیرہ کو ہدایت کرنا اور خدا کے حکم سے جہاد کرنا سب عبث ہو گیا اس صورت مین حضرات یہود اور کافر قوم کو عیسائی کرنا خام خیالی ہے اور سربازار چلا چلا کے غیر مذہب کی توہین کرنا گویا خدا کو عیب لگانا ہے اسجگہ پر اگر بت پرست اور آتش پرست اس دریس کو پیش کرکے پادری ٹہاکر داس صاحب سے کہین کہ ہمکو خدا نے سورج اور چاند وغیرہ پرستش کے واسطے عنایت کیا ہے ہم بہی بحکم خدا پرستش کرتے ہین اور بنی اسرائیل کے واسطے خاص پرستش خدا کا حکم ہے تم کچہ بنی اسرائیل نہین ہو تمہے

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چہپا